سوال

(511) کیا کھیرے جانور کی قربانی کی رعایت صرف حضرت بردہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان دو احادیث میں سے کس حدیث پر عمل کیا جائے۔ اگر ایک حدیث پر عمل کریں گے تو دوسری حدیث سے انحراف ہوگا۔

حدیث نمبر ۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بکریاں دیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بانٹنے کے لیے، ایک بکری کا بچہ سال بھر کا بچ رہا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ (صحیح البخاری، بابُ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي القِسْمَةِ وَغَيْرِهَا، رقم: ۲۳۰۰)

حدیث نمبر ۲: ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا جو براء بن عازب کے ماموں تھے، یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ہی کاٹ ڈالی۔ اور مجھے یہ خیال رہا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری کٹے۔ اس لیے میں نے اپنی بکری کاٹ ڈالی اور نماز کو آنے سے پہلے کھا بھی لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بکری تو گوشت کی بکری ٹھہری۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو اچھی لگتی ہے کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔ (صحیح البخاری، بابُ الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ، رقم: ۹۵۵)

ہماری مشکل یہ ہے کہ پہلی حدیث سے ایک سال کی بکری کی قربانی جائز ہے جب کہ دوسری حدیث میں یہ رعایت صرف ابو بردہ کے لیے ہے کسی دوسرے کے لیے نہیں۔ جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں مطلوب ہے۔ (جان محمد گاہو، ڈاکخانہ خاص پھلاڈیو سندھ) (۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق میں بھی ''بیہقی'' نے تخصیص کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ ان میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تطبیق و توفیق یوں دی ہے کہ آپ ﷺ کا یہ حکم ہر ایک کے لیے ایک ہی وقت میں صادر ہوا یا پہلے کی خصوصیت کو دوسرے کی خصوصیت نے منسوخ کر دیا۔ (فتح الباری: ۱۰/۱۴)

لہٰذا عقبہ کی حدیث سے ایک سال کے بکرے کی قربانی کا جواز پیدا کرنا درست نہیں یہ صرف انہی کے لیے مخصوص تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:405

محدث فتویٰ